



دیوانِ ارشؔدی

حمد و نعت و منقبت کا مجموعہ



از محمد عمر ارشؔدی بلرامپوری (محمد میاں)

خلیفۂ حضور نور العارفین خواجہ صوفی مولانا الحاج محمد ارشد میاں صاحب قبلہ مدظلہ النورانی

وخلیفۂ حضور اشرف العلماء حضرت مولانا الحاج سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہٗ

پیش کش،

خانقاہِ ارشدیہ اشرفیہ کراسواڑا ماپسہ گوا

email.khanqaharshadia@gmail.com

mobil.no.09423309308/08806624535

دیوانِ ارشدؔی

حمد و نعت و منقبت کا مجموعہ

از محمد عمر ارشدؔی بلرامپوری (محمد میاں)

خلیفۂ حضور نور العارفین خواجہ صوفی مولانا الحاج محمد ارشد میاں صاحب قبلہ مدظلہٗ النورانی

وخلیفۂ حضور اشرف العلماء حضرت مولانا الحاج سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی قدس سرہٗ

پیش کش،

خانقاہِ ارشدیہ اشرفیہ کراسواڑا ماپسہ گوا

email.khanqaharshadia@gmail.com

mobil.no.09423309308/08806624535

حمد باریٔ تعالیٰ

یارب تو ہی تو میرا پروردگار ہے
تیرے سامنے میرا سبھی حال زار ہے

عالم میں ہر طرف تو ہی ہے جلوہ گر
ہر شئے کا بس تجھی سے آشکار ہے

تجھے واسطہ ہے تیرے حبیب کا خدا
بندے کو بخش دے یہ گنہگار ہے

ہم پر کرم ہو مولیٰ تو رحیم و کریم ہے
بس تیرے ہی کرم کا انتظار ہے

ارشدؔی کو اپنا خوف دے عشقِ رسول دے
دولت ہے یہی میری یہی ایثار ہے

ارشدؔی بلرامپوری

نعت پاک

اے نظر دیکھ کوئے نبی کی بہار
ہے برستی یہاں رحمتِ کردگار
جلوہ فرما یہاں نوری سرکار
ان پہ ہوجا نثار ان پہ ہو جا نثار

عشقِ احمد میں آنسو بہا کے تو دیکھ
جان و تن ان پہ اپنا لٹا کے تو دیکھ
کھل جائیں گے تیرے سارے ہی اسرار
ان پہ ہوجا نثار ان پہ ہو جا نثار

یاد آقا کی دل میں جگر میں رہے
صورتِ نوری آقا نظر میں رہے
پھر تو آئیں تیرے روبرو بار بار
ان پہ ہوجا نثار ان پہ ہو جا نثار

حُبِّ دنیا کو دل سے مٹا کر تو دیکھ
اپنی نظروں سے پردہ ہٹاکر تو دیکھ
ذرے ذرے میں ہوں گے وہی آشکار
ان پہ ہوجا نثار ان پہ ہو جا نثار

ارشدی پیر کے صدقے آقا ملے
دونوں عالم کے ماویٰ ہیں ملجا ملے
دل جگر ان پہ کیوں نہ کرے تو نثار
ان پہ ہوجا نثار ان پہ ہو جا نثار

ارشدی بلرامپوری

۱۸ر فروری ۲۰۰۸ء

﴿نعت پاک﴾

سلطانِ دوجہاں کی نبوت تو دیکھئے
عالَم میں ان کی ہرسو حکومت تو دیکھئے

تابع ہیں انبیاء اور خادم ملائکہ
اس نور والے کی یہ رسالت تو دیکھئے

معطی ہے گر خدا تو قاسم ہیں آپ ہی
محبوبِ کبریا کی یہ عظمت تو دیکھئے

صدقے میں جس کے رب نے بنائی ہے کائنات
اپنے خدا سے آپ کی قربت تو دیکھئے

ارشؔدی کے سلسلے کی ہے نسبت حضور سے
کیسی ملی ہے ہم کو طریقت تو دیکھئے

ارشؔدی بلرامپوری

نعت پاک

محبت کا اثر ایسا میرے سرکار ہوجائے
جھکاؤں جو نگاہوں کو تیرا دیدار ہوجائے

تمہیں جانوں تمہیں مانوں تمہیں سے ہو میرا رشتہ
بنوں سنت کا عامل میں ایسا کردار ہوجائے

تمہارے در سے بٹتی ہے حکومت بھی ولایت بھی
ملجائے جسے صدقہ وہی سردار ہوجائے

نگاہِ ناز اٹھادیں تو میرا سب کام بن جائے
میرا دل بھی جگر آقا پر انوار ہوجائے

توجہ ہو تمہاری تو ادنیٰ بھی اعلیٰ ہو
جنت میں بھی جانے کا وہی حقدار ہوجائے

سلامت گلشنِ ارشد کو رکھنا اے میرے آقا
جدھر نکلے زمانے میں اُدھر اظہار ہوجائے

ارشدؔی کو آپ کا دامن ملا مرشد کے صدقے میں
مدینے میں بلالیجئے گدا سرشار ہوجائے

ارشدؔی بلرامپوری

نعت پاک

ہمیں بھیک دے دو مدینے کے والی
کہ در پر کھڑا ہے یہ بن کر سوالی
واسطہ پنجتن کا میرا کام کردو
ہاتھوں میں ہے میرے روضے کی جالی
نگاہِ کرم ہو بنے میری بگڑی
خالی گیا نہ ہے کوئی بھکاری
سلامت رہیں یہ مدینے کی گلیاں
کہ رہتے یہاں ہیں دوعالم کے والی
تمہاری ہی الفت رگ میں بسی ہو
عطا اب تو کردو صفاتِ بلالی

ارشدؔی بلرامپوری

نعت پاک

بگڑی بن جائے یا نبی میری
آرزو پوری ہو سبھی میری

صدقۂ فاطمہ اور حُسین و حَسن
کھِل جائے دل کی ہر کلی میری

ہر گھڑی آپ کا جلوہ نظر میں رہے
آنکھ میں دیجئے روشنی میری

مدّت کی تمنّا یہ پوری ہو آقا
مدینے میں ہوجائے حاضری میری

تمہاری یاد میں ہی جینا اور مرنا
یہی حُسن میرا ہے خوشی میری

جان و دل جگر سب قربان ہے تم پر
تم پر فنا ہونا ہے زندگی میری

وردِ زباں ہو ذکر دل میں تمہاری یاد
یہی ارشدؔی ہے بندگی میری

ارشدؔی بلرامپوری

نعت پاک

نہیں کوئی تیرا ثانی مدنی مدینے والے
تیری ذات بے مثالی مدنی مدینے والے
انبیاء جو لاکھوں آئے تیرا مرتبہ بتائے
تیری شان ہے نرالی مدنی مدینے والے
دوعالم تمہارے صدقے خدا خود تمہارا شیدا
تجھے مل گئی خدائی مدنی مدینے والے
تیری شان مجھ سے کیسے کیوں کر بیان ہوگی
کہاں کس کی ہے رسائی مدنی مدینے والے
ارشؔدی پر کرم ہو جلوہ اسے دکھادیں
ہے نواسوں کی دہائی مدنی مدینے والے

ارشؔدی بلرامپوری

۲۶ رفروری ۲۰۰۸ء

﴿نعت پاک﴾

دل میں بسی ہے جب سے الفت رسول کی
سما گئی ہے نظر میں صورت رسول کی

بنٹتا ہے ان کا صدقہ ہر عالم میں چار سو
پھر بھی کمی ہوئی نہ دولت رسول کی

جب بھی غلاموں نے کبھی تقریب کی کوئی
ہوتی ہے ہر جگہ ہی شرکت رسول کی

ابلیس کے چیلوں کو اور نجدی وہابی کو
لگتی ہے آگ سن کر عظمت رسول کی

دوزخ نہ جلائے گی اس کو بھی بالیقیں
دل میں اگر ہے جس کے چاہت رسول کی

جھولی پسارو آؤ ملتا ہے سب یہاں
لے لو دیوانو آکر نعمت رسول کی

مرشد پہ جو فنا ہوا سرکار مل گئے
مرشد کے صدقے مل گئی قربت رسول کی

مرشد کا یہ کرم ہے ارشدؔی کو دیکھئے
واللہ مل گئی ہے نسبت رسول کی

ارشدؔی بلرامپوری

۱۸؍فروری ۲۰۰۸ء

﴿نعت پاک﴾

تم شمعٔ رسالت ہو اب لاج میری رکھنا
منگتا ہوں تمہارا میں اب لاج میری رکھنا

اعمال کے باعث میں محشر میں میرے آقا
شرمندہ ہو نہ جاؤں میں اب لاج میری رکھنا

علم و عمل نہیں کچھ نہ حُسن و بصیرت ہے
دنیا میں ملوث ہوں اب لاج میری رکھنا

اچھا ہوں برا لیکن نسبت ہے مجھے تم سے
سرکار تمہارا ہوں اب لاج میری رکھنا

چھوڑ کے ساری دنیا آیا ہوں تیرے در پر
جھکایا ہے یہاں سر کو اب لاج میری رکھنا

شیطاں بہت ہیں آقا نفس بھی حاوی ہے
بھکوں نہ کبھی آقا اب لاج میری رکھنا

حَسنین کے صدقے میں ارشدؔی کی جھولی بھر دو
عالَم کے مسیحا ہو اب لاج میری رکھنا

ارشدؔی بلرامپوری

نعت پاک

رسولِ خدا کی غلامی میں کیا ہے ذرا تم غلامی میں آ کر تو دیکھو
ملے گی تمہیں بھی یہ ساری خدائی خودی کو ذرا تم مٹاکر تو دیکھو

ملے گا خدا بھی نبی بھی ملیں گے علی اور حُسین و حسن بھی ملیں گے
عشقِ نبی میں دل کو یہ اپنے میرے دوستو تم جِلا کر تو دیکھو

دنیا میں کوئی نہ خطرہ کبھی ہو نہ محشر کا تم کو اَلَم اب ذرا ہو
تیرے ہم سفر ہوں حبیبِ خدا رب نگاہوں میں ان کو بسا کر تو دیکھو

دنیا میں جو ہے ہے صدقہ نبی کا ہیں شمس و قمر یہ نورِ نبی سے
تیرا دل بھی روشن ہو نورِ نبی سے ذرا دل کو مسکن بنا کر تو دیکھو

ارشدی تجھ کو ہر شب نظر آئیں گے وہ نوری وہ جلوہ دکھائیں گے تجھ کو
اگر پاک ہوجائے سینہ تیرا تو چلے آئیں گے وہ بلا کر تو دیکھو

ہیں عالم کے رحمت حبیبِ خدا ہیں یہ عرشِ بریں کے مکین و مکاں ہیں
ہے قبضے میں ان کے خدا کی خدائی ذرا تم غلامی میں آ کر تو دیکھو

بٹتا ہے ہردم فقیروں کو در سے نہ خالی گیا ہے نہ جائے یہاں سے
ملے گا تمہیں سب در سے انہیں کے ذرا ہاتھ در پر اٹھا کر تو دیکھو

ارشدی غم نہ کرنا طوفانِ غم کا کرم تجھ پہ ہوگا حبیبِ خدا کا
لگائیں گے پل میں کشتی کنارے بھنور میں صدا تم لگا کر تو دیکھو

ارشدی بلرامپوری

۲۳/ مارچ ۲۰۰۸ء

نعت پاک

ہر سو جہاں بھی دیکھو انوار چھا رہے ہیں
دیکھو اے عاشقو تم سرکار آرہے ہیں

گنبد وہ پیارا پیارا ان کی سنہری جالی
دیدار کو ملائک صبح و شام آرہے ہیں

عرشِ بریں سجادو یہ حکمِ خدا ہوا
حوریں سجی ہیں دیکھو سرکار آرہے ہیں

شبِ معراج انبیاء بھی بحرِ تعظیم کھڑے تھے
دیدار رب کا کرکے سرکار آرہے ہیں

دید ان کی کرنا رب کی ہی دید ہے
سرِ لامکاں سے پاکر اعجاز آرہے ہیں

محفل جو عاشقوں نے میلاد کی سجائی
نظریں جھکیں تو دیکھا سرکار آرہے ہیں

ارشدی بھی اپنے دل کو فارغِ غیر کرلے
ہر لمحہ میرے آقا تشریف لارہے ہیں

ارشدی بلرامپوری

نعت

آقا کی میرے دیکھو یہ شانِ کریمانہ
عاشق صدا ہی دیکھے وہ جلوۂ جانانا

قدموں میں بلا لیتے حسنین کے صدقے
دیدار تیرا کرتا دل دیتا نذرانہ

روداد سناؤں میں آقا کے سوا کس کو
صدقے میں فاطمہ کے سن لیں میرا فسانہ

شکم سے بندھا ہے پتھر اشارے سے قمر شک ہو
کیا رب نے عطا کی ہے یہ شانِ شاہانہ

کیا پاس ہے میرے کیا نذر کروں تم کو
قدموں میں حاضر ہے دل و جاں کا نذرانہ

اس دل کو میرے شاہا کچھ ایسا بنادیجئے
تیری یاد میں آقا ہو غیروں سے بیگانہ

سرکار کے قدموں سے آنکھیں جو ملتا میں
کہدیتے ارشدؔی سے یہ ہے میرا دیوانہ

ارشدؔی بلرامپوری

نعت پاک

یانبی یانبی لب پہ جاری رہے روبرو ہرگھڑی شکلِ نوری رہے
یاد دل میں بسی ہو میرے رات دن روبرو ہرگھڑی شکلِ نوری رہے
مجھ کو دے دے اگر دین و دنیا خدا اک طرف تم رہو اک طرف ہو جہاں
دیکھ لوں آپ کو میں نہ دیکھوں کسے روبرو ہرگھڑی شکلِ نوری رہے
مجھ کو خطرہ نہیں ہو تمہارا کرم تم جو راضی رہو میرے شاہِ اُمم
قبر ہو حشر ہو پُل ہو میزان ہو روبرو ہر گھڑی شکلِ نوری رہے
مجھ کو ایمان پر رکھنا ثابت قدم پیروی سنتوں کی کروں عمر بھر
میری آئے قضا تو ہو ایسا کرم روبرو ہر گھڑی شکلِ نوری رہے
دل میں خوفِ خدا عشقِ آقا رہے پیر کی پیروی غوث و خواجہ رہے
زندگی بھر تمہارا ہی غم ساتھ ہو روبرو ہر گھڑی شکلِ نوری رہے
بوبکر اور عمر ہوں عثماں علی واسطہ ان سبھی کا ہے آقا تمہیں
نظر کو نہ بھائے حَسین و جمیل روبرو ہر گھڑی شکلِ نوری رہے
صدقۂ پنجتن ارشدؔی کو ملے غوث و خواجہ کا دامن رہے ہاتھ میں
خواجہ ارشد کا سایہ بھی سرپہ رہے روبرو ہر گھڑی شکلِ نوری رہے

ارشدؔی بلرامپوری

﴿نعت پاک﴾

میرے کملی والے کی آمد نہ ہوتی تو دنیا کا اب تک برا حال ہوتا
ظلم و ستم کا بول بالا ہی ہوتا غریبوں کی عزت کا کیا حال ہوتا

اگر تم نہ آتے دنیا میں آقا تو شمس و قمر یہ ستارے نہ ہوتے
بکھر جاتے گل سب گلشنِ دیں کے ان پھولوں کی نکہت کا کیا حال ہوتا

شکستہ دلوں کو سہارا ملا ہے اندھیروں کو جب سے اجالا ملا ہے
اگر نور عالم میں تمہارا نہ ہوتا کائناتِ عالم کا کیا حال ہوتا

یہ کعبہ نہ ہوتا نہ طیبہ ہی ہوتا نہ عرشِ بریں یہ نہ زمیں آسماں بھی
صدقے میں تیرے انبیاء بھی آئے اگر تم نہ ہوتے تو کیا حال ہوتا

نبوت نہ ہوتی ولایت نہ ہوتی شہادت نہ ہوتی شجاعت نہ ہوتی
دوعالم کا کوئی مسیحا نہ ہوتا تومردہ دلوں کا کیا حال ہوتا

مشرک ہی رہتے جہاں والے سب ہی نہ کلمہ ہی ہوتا نہ اسلام ہوتا
دکھیوں کا کوئی سہارا نہ ہوتا یتیموں کا پھر تو کیا حال ہوتا

اندھیرے نہ مٹتے کبھی اس جہاں سے نہ حق بات کوئی کہتا زباں سے
گناہوں میں سب ہی ملوث ہی رہتے اگر تم نہ ہوتے تو کیا حال ہوتا

ہماری جبیں گر جھکتی کہیں بھی خدائی کا کوئی ٹھکانا نہ ہوتا
عمل میرے سب ہی باطل ہی رہتے حقیقت کا پھر تو کیا حال ہوتا

ارشدؔی کو تمہارا دامن نہ ملتا مرشد نہ ملتے طریقت نہ ملتی
شریعت کا کوئی حامل نہ ہوتا فقیروں کا جانے کیا حال ہوتا

ارشدؔی بلرامپوری

۲؍مارچ ۲۰۰۸ء

نعت پاک

انوارِ رسالت کا عالَم ہی نرالا ہے
چمکا ہے کعبے سے ہرسمت اجالا ہے

ثانی بھی نہیں کوئی سایہ بھی نہیں ان کا
مولیٰ نے انہیں خود کا سایہ جو بنایا ہے

نبیوں سے جدا ان کی یہ شانِ نبوت ہے
وہ رحمتِ عالَم ہیں انداز نرالا ہے

بعد ازخدا وہی ہیں جس کی نہیں مثال
نوری یہ بشر کیسا اعلیٰ و بالا ہے

حاکم ہیں وہی سب کے سرکارِ عالی ہیں
عالَم میں ہرسو اب ان کا بول بالا ہے

نور برستے ہیں آمنہ کے آنگن میں
جھولاتے ہیں فرشتے بھی وہ نور کا جھولا ہے

تڑپتے ہی رہے موسیٰ دیدارِ خدا ہوگا
عرشِ بریں پہ دیکھا جو محبّ حق تعالیٰ ہے

کیا شان بیاں ہوگی الفاظ نہیں ملتے
صورت بھی نرالی ہے انداز بھی اعلیٰ ہے

جو حافظ و ناصر ہے مختارِ عالَم ہے
ارشدی کی نیّا کا وہی تو رکھوالا ہے

ارشدی بلرامپوری

۵/مارچ ۲۰۰۸ء

نعت پاک

بشر نہیں نوری بشر ہے میرا نبی تو خیر البشر ہے
ہیں زمین و آسماں مسکن عرش پر بھی جلوہ گر ہے

ان کا رتبہ خدا ہی جانے کیا کیا ہے وہ عرشی تارا
نور سے ان کے ہے سارا عالم ایسا نبی یہ عظیم تر ہے

روح بھی ان کے دم سے زندہ نور ان کا نظر میں میری
ان میں قربان جان ہے میری ان پہ صدقے میرا جگر ہے

نہیں ہے کوئی بھی ان کا ثانی حورو ملک اور انسان و جن میں
بعد از خدا تو اعلیٰ وہی ہیں قبضے میں ان کے تسنیم و کوثر ہیں

نرالا نقشہ ہے نرالی عظمت نرالی ان کی شانِ نبوت
ارشدؔی بھی اپنا قدموں میں ان کے جھکائے کھڑا اب تو سر ہے

فخر ہے ان پر سارے نبی کو سب مقتدی اور امام ہیں یہ
ان کو خدا نے کرم سے اپنے بنایا نبیوں کا افسر ہے

انبیاء ہیں آئے لاکھوں مگر یہ ان کا ہی صدقے لیکر کے آئے
میرے نبی سا کون ہے آیا میرا نبی تو شافعٔ محشر ہے

رب نے بلایا عرشِ بریں پر بے حجاب اپنا جلوہ دکھایا
کتنی پیاری معراج کی شب ہے کتنا پیارا یہ سفر ہے

خواہش ہے ارشدؔی کی آقا مرجاؤں مدینے میں میں آکر
بن جائے مدینے میں مدفن کہ میرے نبی کا رہ گزر ہے

ارشدؔی بلرامپوری

۲؍مارچ ۲۰۰۸ء

نعت پاک

آمدِ محمد ﷺ ہے میلاد ہم منائیں گے
یاد دل میں ان کی ہے نعت ہم سنائیں گے

عاشقوں آؤ اب ڈوب کر تصور میں
اپنے دل کے حالت کو سارے ہم سنائیں

واسطہ ہیں قربت کا حسنین اور علی مولیٰ
صدقہ پاکے زہرہ کا بگڑی ہم بنائیں گے

روبرو ہوں جلوہ گر سرورِ دو عالم بھی
قبر میں فرشتے جب آن کر جگائیں گے

پیر کے وسیلے سے پہونچیں گے مدینے تک
روبرو محمد ﷺ کے دل کو ہم جھکائیں گے

جلوہ گر نبی ہوں گے امداد میری کرنے کو
امتی کہیں بھی جب آقا کو پکاریں گے

ارشدیؔ گناہوں کا بوجھ ہے سروں پر جو
دیدارِ نبی کرکے عصیاں ہم مٹائیں گے

ارشدیؔ بلرامپوری

نعت پاک

محمد ﷺ کے غلاموں کا کفن میلا نہیں ہوتا
جس من میں رہیں آقا وہ مَنْ میلا نہیں ہوتا

رضائے رب ملے تجھ کو خدا کا دوست بن جائے
وہ ہے سیرت محمد ﷺ چلن میلا نہیں ہوتا

جَلائے نہ اسے دوزخ نہیں خطرہ اسے کوئی
جو عاشق ہے محمد ﷺ کا کفن میلا نہیں ہوتا

وہ خوشبو ہے پسینے میں مہکتا ہے جہاں سارا
جسے دے دیں اگر قطرہ بدن میلا نہیں ہوتا

اگر نظر عنایت ہو چمن میں میرے آقا کی
انہیں کی ذات کے صدقے چمن میلا نہیں ہوتا

عنایت ہے یہ آقا کی کرم یہ خوب مجھ پر ہے
ارشدؔی کی نعت گوئی کا یہ فن میلا نہیں ہوتا

ارشدؔی بلرامپوری

﴿نعت پاک﴾

جب مسجدِ نبوی کے مینار نظر آئے
آنکھوں کو میری اس دم انوار نظر آئے

مدینہ ہی نہیں ہرسو جلوہ نما ہیں وہ
ہم نے تو جدھر دیکھا سرکار نظر آئے

برسوں ہوئے ہیں لیکن معطّر ہے ہر گلی
راہوں میں مدینے کی آثار نظر آئے

جب جو عشق میں تڑپے پکارے یا رسول اللہ
اپنے وہ عاشقوں کو ہربار نظر آئے

قرآن کے پاروں کو جب غور سے دیکھا
ہمیں تو دوعالَم کے سردار نظر آئے

منجدھار میں پھنسا جب خیالِ یار دل میں تھا
اٹھیں نظریں سوئے طیبہ غم خوار نظر آئے

ارشدی تیرا دل جب بیمار ہوا فوراً
عالَم کے مسیحا سیّدِ ابرار نظر آئے

ارشدی بلرامپوری

نعت پاک

ہر سو جہاں بھی دیکھو انوار چھا رہے ہیں
دیکھو اے عاشقو تم سرکار آ رہے ہیں

گنبد وہ پیارا پیارا ان کی سنہری جالی
دیدار کو ملائک صبح و شام آ رہے ہیں

عرشِ بریں سجادو یہ حکمِ خدا ہوا
حوریں سجی ہیں دیکھو سرکار آ رہے ہیں

شبِ معراج انبیاء بھی بحرِ تعظیم کھڑے تھے
دیدار رب کا کرکے سرکار آ رہے ہیں

دید ان کی کرنا رب کی ہی دید ہے
سرِ لامکاں سے پا کر اعجاز آ رہے ہیں

محفل جو عاشقوں نے میلاد کی سجائی
نظریں جھکیں تو دیکھا سرکار آ رہے ہیں

ارشدؔی بھی اپنے دل کو فارغِ غیر کر لے
ہر لمحہ میرے آقا تشریف لا رہے ہیں

ارشدؔی بلرامپوری

نعت

آقا کی میرے دیکھو یہ شانِ کریمانہ
عاشق صدا ہی دیکھے وہ جلوۂ جانانا

قدموں میں بلا لیتے حسنین کے صدقے
دیدار تیرا کرتا دل دیتا نذرانہ

روداد سناؤں میں آقا کے سوا کس کو
صدقے میں فاطمہ کے سن لیں میرا فسانہ

شکم سے بندھا ہے پتھر اشارے سے قمر شک ہو
کیا رب نے عطا کی ہے یہ شانِ شاہانہ

کیا پاس ہے میرے کیا نذر کروں تم کو
قدموں میں حاضر ہے دل و جاں کا نذرانہ

اس دل کو میرے شاہا کچھ ایسا بنا دیجئے
تیری یاد میں آقا ہو غیروں سے بیگانہ

سرکار کے قدموں سے آنکھیں جو ملتا میں
کہہ دیتے ارشدؔی سے یہ ہے میرا دیوانہ

ارشدؔی بلرامپوری

منقبت

لب پہ جاری رہے یہ صدا ہر گھڑی
میرا آقا تو ہی میرا مولیٰ تو ہی
سیدی مرشدی سیدی مرشدی

تیرے در پہ جھکا تو نے اپنا لیا
تو ملا جو مجھے تیری نسبت ملی
سیدی مرشدی سیدی مرشدی

میں ہر دم خطاؤں میں تھا مبتلا
دل تھا مردہ میرا زندگی بخش دی
سیدی مرشدی سیدی مرشدی
سیدی مرشدی سیدی مرشدی

غوث و خواجہ کا اس پر کرم ہوگیا
جس نے دی تیرے در پہ کبھی حاضری
سیدی مرشدی سیدی مرشدی

خواجہ عظمت نے ایسا کرم کردیا
مل گئی آپ کو دین کی سروری
سیدی مرشدی سیدی مرشدی

تیرے دم سے ملی ہم سبھی کو ضیاء
پھیلی در سے تیرے کرن نور کی
سیدی مرشدی سیدی مرشدی

دل جگر تجھ پہ قرباں میری ذات ہے
تیرا منگتا بنا ارشدؔی اشرفی

نعت شریف

ہیں غر یبو ں کے پیا رے نبی جی ہما رے
خدا کے دلا رے نبی جی ہما رے

آ منہ کے جگر ہیں عبد اللہ کے نو ر نظر
ہیں حلیمہ کے پیا رے نبی جی ہما رے

خدا نے بلا یا ہے عر ش بر یں پر
بڑی شا ن وا لے نبی جی ہما رے

رسا ئی جہا ں نہ ہو رو ح الا میں کی
وہا ں جا کے آ ئے نبی جی ہما رے

سر نگو ں ہو گئے سب سلا طین و امر ا ء
وہ سلطان پیا رے نبی جی وہما رے

اک نظر دیکھا جس نے فدا ہو گیا ہے
وہ جلوہ دیکھا ئے نبی جی ہما رے

لبا سیں بشر میں خدا نے ہے بھیجا
با خدا نو ر والے نبی جی ہما رے

لحد میں چلے مدد کو ہما ری
ارشدی پکا رے نبی جی ہما رے

ارشدی بلرام پوری

نعت پاک

حُبِّ نبی نے اس کو ذیشان کر دیا
جس نے بھی اپنا تن من قربان کر دیا

ثانی نہ دیکھا آج تک سرکار کا کہیں
عالم کو رب نے آپ پہ قربان کر دیا

اعلیٰ نہیں ہے آپ سا کوئی جہان میں
محبوب کو خدا نے سلطان کر دیا

پکارا ہے عاشقوں نے سرکار کو کہیں
مشکل جو آئی آپ نے آسان کر دیا

صحابہ نے جاں لٹائی مولیٰ کے نام پر
پیارے نبی نے جس گھڑی اعلان کر دیا

یہ احسان ہے نبی کا اکرامِ خاص ہے
ایمان کی دولتوں سے دھن مان کر دیا

ایسا کرم کیا کہ اپنا بنا لیا
ارشدؔی جیسے بے نوا پر احسان کر دیا

ارشدؔی بلرام پوری

نعت پاک

اب تو بد لہ زما نہ ہیں بد لے چلن
آ ج پیدا ہو ئے آ منہ کے للن

آج ار ض و سما ں دو نو ں عا لم ہیں خو ش
ہیں سبھی منتظر حو ریں بن کر دلہن

لا مکا ں پر خدا نے بلا یا انہیں
اب تو کر نے چلے ہیں وہ رب سے ملن

گود میں لیکے جب ہیں حلیمہ چلی
او نٹنی چل پڑی تیز ہو کر مگن

تیرا رتبہ بڑھا شہر طیبہ بہت
آ خر ی بن گیا تو نبی کا وطن

ہند میں مر نہ جا ؤ ں تڑ پتا کہیں
اب بلا لے اسے میرے شا ہِ زمن

آ س در سے لگا ئے بہت دن ہو ئے
ارشدؔی پر کرم صدقۂ پنجتن

ارشدؔی بلرامپوری

نعت پاک

آ مد مصطفیٰ جب جہا ں میں ہو ئی
رو شنی رو شنی دو جہا ں میں ہو ئی

سر نگوں ہو گئے سا رے کعبہ کے بت
لغت گو ئی زمیں آ سما ں میں ہو ئی

رو برو آ منہ آ گئیں آ سیہ
وصل حوا جبھی اس مکا ں میں ہو ئی

سب سے اعلیٰ کیا رب نے محبوب کو
وصل محبوب حق لا مکا ں میں ہو ئی

حو رو غلما ں بھی ز یا رت کو آ نے لگے
آ مد انبیا ء اس مکا ں میں ہو ئی

نو ری آ یا بشر جس کے صد قے ہیں سب
با رش نور زمیں و زما ں میں ہو ئی

ارشدی کو مسرت بہت آ ج ہے
آمد مصطفیٰ اس جہا ں میں ہو ئی

ارشدی بلرامپوری

نعت پاک

اک نظر کرم سرکار مدینے والے
تم ہو عالم کے مختار مدینے والے

بندہ ہے مشکل میں تم شاہ دو عالم ہو
کر دو بیڑا پار مدینے والے

ظلمت تھی یہاں ہر سو اب پھیلا اجالا ہے
چمکے جگ میں انوار مدینے والے

جا کر کے مدینے واپس نہیں آؤں گا
بلا لیجئے اسے اک بار مدینے والے

جاہ و حشم کی خواہش دل میں نہیں ہے میرے
تمہارا ہو بیمار مدینے والے

بنا لیجئے سگ دربار مدینے والے

دل میں خیال میرے کسی کا کبھی نہ آئے

ارشدی یہ تمہارا ہے جو چاہو کرو اسکا
اسے اپنا کہو سرکار مدینے والے

ارشدی بلرام پوری

﴿نعت پاک﴾

کاش آئے مدینے سے باد صبا
تاکہ دل یہ ہمارا بہلتا رہے
بوئے آقا ملے تو سکوں ہو مجھے
عالمِ ہجر میں دل بہلتا رہے

ہرگھڑی یاد ان کی ہودل میں میرے
ان کی تصویر دل میں نہاں ہو میرے
نام ان کا رہے اب زباں پر میرے
ان کی الفت سے دل بھی مچلتا رہے

آرزو ہے یہی جستجو ہے یہی
دیکھ لے یہ نظر ان کی پیاری گلی
پھر کرم سے کھلے میرے دل کی کلی
میرا دل ان کے صدقے سنورتا رہے

بوبکر ہیں عمر میرے عثماں علی
ہیں حُسین و حسن ابن حیدر علی
شاہِ اکبر علی شاہِ اصغر علی
ان سبھی کا تصدق بھی ملتا رہے

اس کے ماویٰ تم ہی اس کے حافظ تم ہی
مکرِ شیطاں سے مجھ کو بچانا تم ہی
لاج رکھنا میری لاج رکھنا میری
یہ قدم باقدم اب سنبھلتا رہے

ارشدی کا ٹھکانہ ہو تیرا قدم
تیرے قدموں میں نکلے ہمارا یہ دم
اس طرح ہو کرم اس طرح ہو کرم
تم کو دیکھا کروں دو نکلتا رہے

منقبت

رتبہ ہی کچھ ایسا ہے میرے خواجہ ارشد کا
شاہ و گدا منگتا ہے میرے خواجہ ارشد کا

جھولی پسارو اے دیوانو بھر بھر لیکر جاؤ گے
صدقہ یہاں بٹتا ہے میرے خواجہ ارشد کا

پیارے نبی نے ان پر بھرپور نوازش فرمائی
کتنا اعلیٰ رتبہ ہے میرے خواجہ ارشد کا

خیالِ غیر آئے کیوں مسکن یہ ہے مرشد کا
میرے دل پر قبضہ ہے میرے خواجہ ارشد کا

دل جگر یہ جان و تن ان پہ قرباں میرے ہیں
سب کچھ ہی صدقہ ہے میرے خواجہ ارشد کا

طوفان و حوادث کا خطرہ میرے دل میں کیوں آئے
میرے سر پہ سایہ ہے میرے خواجہ ارشد کا

یہی نسبت آئے گی کام تجھے بھی محشر میں
ارشؔدی توتو شیدا ہے میرے خواجہ ارشد کا

ارشؔدی بلرامپوری

﴿منقبت﴾

پیاری تیری شان ہے خواجہ عالم سارا قربان ہے خواجہ

چہرہ تیرا قرآن ہے خواجہ رتبہ تیرا ذیشان ہے خواجہ

ہندی سب ہیں تیرے رعایا ہند کا تو سلطان ہے خواجہ

یہ مال و دولت کچھ بھی نہیں جان میری قربان ہے خواجہ

ہے دین و دنیا تیرے صدقے تو ہی جانِ ایمان ہے خواجہ

ہند میں کعبہ تیرا روضہ میرے نبی کا فرمان ہے خواجہ

کچھ علم و عمل ہم کو دے دو تو مالکِ علمِ عرفان ہے خواجہ

تیری قربت قربِ نبی ہے تو بخشش کا سامان ہے خواجہ

ارشدؔی کو اپنا بنا کے رکھنا

یہی تو میرا ارمان ہے خواجہ

ارشدؔی بلرامپوری

منقبت

حضور غوث العالَم محبوبِ یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رضی اللہ عنہ

نسب اعلیٰ حسب اعلیٰ میرے مخدوم اشرف کا
در ہے قبلہ میرا کعبہ میرے مخدوم اشرف کا

معزز ہوگیا میں بھی نگاہوں میں زمانے کی
سلسلہ جب سے ہے پایا میرے مخدوم اشرف کا

اس کی دنیا بدل جائے دفع جادو بلا سب ہوں
جو پی لے نیر کا پیالہ میرے مخدوم اشرف کا

طفیلِ خواجۂ ارشد حامد اشرف میرے شاہا
گھرانہ چشتیہ پایا میرے مخدوم اشرف کا

دلوں پر حکمرانی ہے بشر ہوں جن کوئی بھی ہوں
کس نے صدقہ نہیں پایا میرے مخدوم اشرف کا
کس نے صدقہ نہیں پایا میرے مخدوم اشرف کا

ضیافت چیونٹیوں نے کی اُدھر سلیماں علیہ السلام اِدھر اشرف رضی اللہ عنہ
رب نے ظاہر کیا رتبہ میرے مخدوم اشرف کا

ہندو ہوں مسلماں ہوں امراء ہوں غرباء ہوں
دلوں پر سب کے ہے قبضہ میرے مخدوم اشرف کا

میرے دل میں جگر میں اب سمائے غیر کیا کوئی
ہے ازل سے ارشدؔی منگتا میرے مخدوم اشرف کا

ارشدؔی بلرامپوری

اظہار

بتاؤں بھلا کیا کیا اے یار زمانے کو
روشن ہے جب کہ سارا کردار زمانے کو

بھٹکے ہوئے ہیں امراء بھٹکے ہوئے ہیں غرباء
آؤ ذرا کردیں بے دار زمانے کو

کیا ہے میری حقیقت کیوں کر چھپاؤں میں
ظاہر ہوئی ہے یہ تو صدبار زمانے کو

میں مانتا ہوں تم کو میں جانتا ہوں تم کو
لاکھ ہوں اب تو انکار زمانے کو

میرے نبی نے جو کہا چودہ سو برس پہلے
ارشدی ہوا ہے اب تو اظہار زمانے کو

ارشدی بلرامپوری

آدمی بلبلا

آدمی بلبلا ہے پانی کا
کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

نیکیاں کرلو جوانوں دل بھر کر
عمل تو اچھا ہے جوانی کا

کیوں ملوث ہو دنیا میں لوگو
ہے ثبوت یہ تو نادانی کا

آدمی آدمی کا ہوگیا دشمن
نہیں ہے پاس رشتۂ انسانی کا

قابلِ شرم ہیں یہ بد اعمالیاں
سب کھیل ہے نفس کی حکمرانی کا

ارشدؔی اعمال ہوں اچھے گر ہمارے
پیتے رہو جام علمِ عرفانی کا

ارشدؔی بلرامپوری

منقبت

رب نے بنایا تجھ کو ذیشان اے صنم
دل میں ہوئے ہو تم ہی مہمان اے صنم

دل کو جگر کو میرے لوٹ کر کے بیٹھے
کرتا ہوں زندگی بھی قربان اے صنم

دولت نہیں ہے پاس تو مجھ کو ملال کیا
تم ہی ہو زیست کا بھی سامان اے صنم

کیوں دور ہی رہتے ہو کیا قصور ہے میرا
قربت ملے مجھ کو ہے ارمان اے صنم

جب سے ملے ہو مجھ کو مسرور ہوگیا
مشکل ہوئی ہے ساری آسان اے صنم

تجھ کو سمجھ نہ پایا برسوں گزر گئے
میں ہوا ہوں ایسا نادان اے صنم

ساتھ ہی رہتا ہے بے خبر ہوں پھر بھی
تیری حقیقت سے ہوں انجان اے صنم

جب جو کہا تو نے وہ کام کیا میں نے
ٹالا نہ کبھی تیرا فرمان اے صنم

دل کعبہ ہے میرا دکھاؤ نہ اسے لوگو
رہتا ہے دوعالم کا سلطان اے صنم

روٹھے کبھی مجھ سے حق بات ہوئی ظاہر
پھر ہوگئے ہو مجھ پہ مہربان اے صنم

ارشدی کو اپنا کر کے خوشحال کردیا
مجھ پر کیا ہے تم نے احسان اے صنم

ارشدی بلرامپوری

۶/مارچ ۲۰۰۸ء

غزل

دل جگر ہے چیز کیا یہ جان لیجیۓ
عاشق ہوں میں تو آپ کا پہچان لیجیۓ

خوابوں میں میرے آیۓ جلوہ دکھایۓ
آکر کے میرے سامنے احسان کیجیۓ

یادوں میں تیری کس طرح چھلنی ہوا جگر
اب تو خبر ذرا میری سلطان لیجیۓ

دل چاہتا ہے چوم لوں بڑھ کر تیرا قدم
پورے ہمارے دل کے ارمان کیجیۓ

دیوانہ ہوگیا ہے تیری ہی چاہ میں
واللہ اب تو اپنا اسے مان لیجیۓ

بسمل ہوں آپ کا میں اے شمعٔ جہاں
مشکل جو آگئی اسے آسان کیجیۓ

بہتر ہے نشتروں سے اک بار ہو ستم
چبھ کر جگر میں میرے جان لیجیۓ

تم جانتے ہو سب کچھ تعریف کیا کروں
بسمل ہوں تمہارا میں پہچان لیجیۓ

آزماؤ نہ مجھے تم اے جانِ تمنّا
مرمٹنے کو تیار ہوں فرمان کیجیۓ

ارشدی بلرامپوری

۲۷/ مارچ ۲۰۰۸ء

منقبت

کربلا والوں پہ اپنی جاں لٹانا چاہیے
ان کے صدقے میں مقدر کو جگانا چاہیے

حشر میں آئیں گے وہ تو کام میرے دوستو
اپنے دل کو یاد میں ان کے جلانا چاہیے

دور ہوجائیں اَلَم گر نظر ان کی پڑے
داستانِ غم سبھی ان کو سنانا چاہیے

وہ بہتّر آئیں گے پنجتن آجائیں گے
مومنوں تم کو انہیں بس بلانا چاہیے

فخر مجھ کو ہے کہ منگتا ہوں حُسینِ پاک کا
وہ ملے سب کچھ ملا اور کیا کیا چاہیے

پیرو مرشد غوث و خواجہ پنجتن اللہ بھی
تجھ سے راضی ہوں سبھی وہ کام کرنا چاہیے

تجھ کو دوزخ نہ جلائے نہ رہے کوئی اَلَم
دل میں تیرے ارشدؔی ان کا ٹھکانا چاہیے

ارشدؔی بلرامپوری

منقبت

سارے در سے کنارا کرکے آؤں تیرے در پر
اب اپنی جبیں کو میں جھکاؤں تیرے در پر
کچھ اس طرح کرم ہو حُسنین کے صدقے میں
میں روداد اپنی آکر سناؤں تیرے در پر
گر چاہتے ہو تم کہ آہ و بُکا کروں میں
آنکھوں سے اشک میں بھی بہاؤں تیرے در پر
بگڑی میری بنادو میری آس ہے تم ہی سے
میں زندگی اپنی ساری بِتاؤں تیرے در پر
میرے دل کی ہر کلی پر نگاہِ کرم جو کردیں
مرجھائی ہوئی کلیوں کو کھلاؤں تیرے در پر

ارشدی بلرامپوری

منقبت

تمہاری دید کا ارماں لئے ہوئے
چلدئے نسبت کا ساماں لئے ہوئے
چل پڑا ہوں شہرِ یار کی جانب
تمہاری منزل کے نشاں لئے ہوئے
منزل بمنزل آگیا تیرے حضور میں
نسبتِ مرشدی راہِ عارفاں لئے ہوئے
حاضر ہوا ہوں در پر روشنی کے لئے
اب نسبتِ خواجۂ عثماں لئے ہوئے
ارشدی کو بھیک دے دو حُسنین کا اپنے
کہ تم ہو دولتِ پیغمبراں لئے ہوئے

ارشدی بلرامپوری

منقبت

ادھر بھی کرم ہو اجمیر والے
دور میرا اَلَم ہو اجمیر والے

تمہیں میری دولت تمہیں ہو عبادت
تمہیں تو صنم ہو اجمیر والے

نہیں کوئی تم سا بھارت میں آیا
تم شاہِ اُمم ہو اجمیر والے

ماویٰ ہو میرے ملجا تم ہی ہو
ہمیں کیسے غم ہو اجمیر والے

کشتی بھنور سے نکل جائے پل میں
جو تمہارا کرم ہو اجمیر والے

آئی ہے پتا بھروسہ ہے تم پر
ادھر کچھ کرم ہو اجمیر والے

خواجہ عثماں کا صدقہ ارشدی کو عطا ہو
یہ اَلَم سب ختم ہو اجمیر والے

ارشدی بلرامپوری

۱۴ر فروری ۲۰۰۸ء

منقبت

حضور غوث العالم محبوبِ یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی رضی اللہ عنہ

سلسلۂ چشت کو جس سے ملی زندگی ثانی
وہ مخدوم اشرف ہیں میرے شاہِ سمنانی

سراپا آپکا جس نے بھی دیکھا ہوگیا شیدا
فدا کردیا تم پر لگائی جان کی بازی

مخدومِ بنگال کی نظرِ عنایت اس طرح ہوئی
ہوئے جہانگیر صمدانی میرے غوث ِ سمنانی

عالَم میں نہ تھا ثانی دورِ حاضر میں ولی کوئی
ملی مخدومِ اشرف کو دوعالَم کی یہ سلطانی

زہے قسمت میرے اللہ مجھے نسبت ہے اشرف سے
حضورِ اشرف العلماء ہیں میرے پیر لاثانی

شبِ معراج میں سارے ولی اللہ آتے ہیں
بٹتی ہے اسی درسے ولایت اور سلطانی

گدائی آپ کی شاہی سے بھی بڑھ کر معزز ہے
ملی جس کو مقدر سے درِ اقدس کی دربانی

ارشدی کی آبرو رکھنا محشر میں میرے آقا
لوائے پاک کے نیچے چھپانا شاہِ سمنانی

ارشدی بلرامپوری

منقبت

اسرارِ نبوت ہے چہرہ میرے مرشد کا
مہتابِ ولایت ہے مکھڑا میرے مرشد کا

آکرکے ذرا دیکھو اللہ کے جلوے تم
آئینۂ وحدت ہے جلوہ میرے مرشد کا

میری جان و جگر سب ہی ایمان بھی ان سے ہے
سب مال و دولت ہے صدقہ میرے مرشد کا

جاتا نہیں ہے خالی سوالی جو یہاں آیا
پلتا ہے جہاں پاکر ٹکڑا میرے مرشد کا

جاؤگے جہاں لوگو ان کا ہی چرچا ہے
ہر سو ہے عالم میں شہرا میرے مرشد کا

جو ہوگیا ہے ان کا گناہوں سے بچے ہردم
ایسا لگا ہے دیکھو پہرہ میرے مرشد کا

جاہ و حشم دو نہ دنیا کی کوئی دولت
کافی ہے مجھے اب تو صدقہ میرے مرشد کا

کوئی کیا مٹائے مجھ کو میں ہوگیا ہوں ان کا
سرپہ میرے ہے ہردم پنجہ میرے مرشد کا

ارشدی کو خوف کیا ہو تم ساتھ ہی رہتے ہو
ڈرتا نہیں کسی سے کتّا میرے مرشد کا

ارشدی بلرامپوری

منقبت

میرے غوث پیا سرکار تم ہو ولیوں کے سردار
تمہیں حاکم ہو سب کے فدا ہے تم پہ سنسار
میرے غوث پیا سرکار میرے غوث پیا سرکار

بابا علی ہیں تیرے نانا ہیں رسول اللہ
تمہارے در پہ حاضر ہوں ملائک بھی ولی اللہ
نبی اکرم خدا تعالیٰ کرتے تم سے ہیں پیار
میرے غوث پیا سرکار میرے غوث پیا سرکار

دکھادو جلوۂ جاناں میرا دل یہ سکوں پائے
بچھڑ جائے زمانہ گر اگرجاں بھی چلی جائے
چھوڑوں نہ تیرا دامن کرتا ہوں میں اقرار
میرے غوث پیا سرکار میرے غوث پیا سرکار

تمہارا دستِ قدرت ہی آشیانہ ہے یتیموں کا
روضہ ہے تمہارا یا کعبہ ہے فقیروں کا
جھکتا ہے جہاں آکر در پہ تیرے سرکار
میرے غوث پیا سرکار میرے غوث پیا سرکار

ارشدؔی پر کرم کردو نبیؐ پاک کے صدقے
علی اور فاطمہ زہرہ حَسنین پاک کے صدقے
بدل جائے دل کی دنیا کھِل جائیں میرے اسرار
میرے غوث پیا سرکار میرے غوث پیا سرکار

ارشدؔی بلرامپوری

۱۸ رفروری ۲۰۰۸ء

منقبت

بھر بھر کے دے دو پیمانہ میرے خواجہ
تڑپتا ہے کب سے یہ دیوانہ میرے خواجہ

پلادو جامِ چشتی اب خواجہ عثماں کے صدقے
میخانۂ نبوت ہے تیرا میخانہ میرے خواجہ

شمعِ چشت ہو تم ہی سلطان الہند تم ہو
ہے بھارت کا بچہ بچہ پروانہ میرے خواجہ

بھکاری بن کے آیا ہوں کہ جھولی اب میری بھردو
جیتا ہے تیرے دم سے مستانہ میرے خواجہ

میرا دل جان ہے تم پر نچھاور اے میرے آقا
جب سے ہوگیا تیرا کاشانہ میرے خواجہ

جب وقتِ نزع آئے میرے روبرو رہنا
حشر میں پُل پہ میزاں پہ آجانا میرے خواجہ

ارشدی بھی یہاں آیا جھکانے کو یہ سر اپنا
کعبہ ہے فقیروں کا آستانہ میرے خواجہ

ارشدی بلرامپوری

۲۵/فروری ۲۰۰۸ء

منقبت

لب کو ہلانے کی کوئی تدبیر کیجئے
دل کو سکوں ہو ایسی تصویر دیجئے

ہم کو تو آپ سے ہے الفت میرے حضور
جاہ و حشم دو نہ جاگیر دیجئے

دل سے کبھی نہ کم ہو الفت میرے صنم
چبھتا رہے جگر میں وہ تیر دیجئے

بھوکا ہوں اجل سے تشنگی بھی خوب ہے
شکم سیر ہو جاؤں وہ شیر دیجئے

ارشدؔ کو اپنا ساقی بنا لیں میرے مرشد
سیراب یہ زمانہ ہو وہ نیر دیجئے

ارشدؔ بلرام پوری

منقبت

کتنا عظیم دیکھو ہے پاسباں ہمارا
جس سے ہوا ہے روشن کون و مکاں ہمارا

عشق نبی ہے دل میں خوف خدا ہے دل میں
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

مرشد پیا ہیں راضی تو اللہ مل گیا
راضی ہوا خدا تو ہے دونوں جہاں ہمارا

رب کا کرم اگر ہو تو اللہ کی قسم
دنیا کی ساری شئے ہے زمیں و زماں ہمارا

مرشد پیا نے اب تو جہانگیر کر دیا
مسکن کہاں بناؤں ہے سارا جہاں ہمارا

عرب و عجم جو چاہے دے دیں اسے خوشی سے
میرے لئے ہے بہتر ہندوستاں ہمارا

مجھ پر کسی کا چلتا نہیں ہے زور
رہتا ہے میرے دل میں حاکم نہاں ہمارا

گلستانِ ارشدی یہ مہکتا رہے ہر دم
رکھے خدا سلامت یہ باغباں ہمارا

ارشدی بلرامپوری

﴿نظم﴾

اگر زندگی بھر تو سوتا رہے گا
قبر میں ہاتھ اپنے تو ملتا رہے گا

بیٹا نہ بیٹی کام آئیں گے تیرے
اکیلا کفن میں تو لپٹا رہے گا

عیش و آرام تجھ سے خدا چھین لے گا
مٹی کے بِستر پہ سوتا رہے گا

اعمال اچھے اگر تیرے ہوں گے
کوثر کا جام پھر تو پیتا رہے گا

جانا ہے سب کو اک دن یہاں سے
یہ ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا

آئیں گے منکر نکیر بھی دوڑے
خوف کا پھر تو کیا ٹھکانہ رہے گا

آئیں گے پھر جب نبی مکرم
کیا شان ہے ان کی بتانا رہے گا

برائی بھلائی میں پہچان کرلو
ورنہ دوزخ میں تم کو جلنا رہے گا

عاجزی ہے نبی سے خدارا کرم ہو
ارشدی تمہارا ہے تمہارا رہے گا

ارشدی بلرامپوری

منقبت

اعلیٰ ہے دربار میرے غازی کا
منگتار ہے سرشار میرے غازی کا

ہرعاشق کے دل میں غور سے جو دیکھو
چمکتا ہے انوار میرے غازی کا

قہرِ خدا دیکھو ان کے دشمن پر
مرتا ہے غدّار میرے غازی کا

ان کا خدا خود ہی سارے عالَم میں
کرتا ہے اظہار میرے غازی کا

میلا یہاں کا دیکھو تیرہ رجب کو
لگتا ہے ہربار میرے غازی کا

یاد میں سوجائے جو باوضو ہوکر
کرتا ہے دیدار میرے غازی کا

ارشؔدی اس درپہ حسنین کے صدقے
لگتا ہے بازار میرے غازی کا

ارشؔدی بلرامپوری

سرکار غازی

صدقے سبھی پائیں گے چاہنے والے تیرے
جب جب یہاں آئیں گے چاہنے والے تیرے

لاکھوں کا ازدہام ولیوں کی بھیڑ میں
عرسِ پاک منائیں گے چاہنے والے تیرے

سیّدِ سالار تم ہو اے غازی میاں میرے
تجھ سے لو لگائیں گے چاہنے والے تیرے

یہ مٹا ہے نہ مٹے گا شہادت کا واقعہ
تیری یاد منائیں گے چاہنے والے تیرے

دربانی تیرے در کی کرتے کرتے آقا
مقدر کو بنائیں گے چاہنے والے تیرے

اک دل ہمارا کیا ہے یہ لاکھوں اگر ہوں
جسم و جاں لٹائیں گے چاہنے والے تیرے

ارشدیؔ تمہارا منگتا در در نہیں جاتا
سبھی تم سے پائیں گے چاہنے والے تیرے

ارشدیؔ بلرامپوری

فریاد

اے خوابوں میں آنے والے کیوں سامنے آتا نہیں ہے
بے قرار مجھ کو کرکے کیوں سامنے آتا نہیں ہے
ہے تمنّا دیکھ لوں میں حقیقت میں روئے زیبا
میں حیرت زدہ ہوں کہ کیوں سامنے آتا نہیں ہے
التجا ہے آخری تجھ سے پھر زندگی ہو ختم نہیں غم
سوئی تقدیر جگانے والے کیوں سامنے آتا نہیں ہے
واسطہ ہے تجھے تیرے محبوبوں کا اے شہا
دکھادے روئے انور کیوں سامنے آتا نہیں ہے
تو مجھ پہ ترس کھاتا نہیں اور مجھے قرار آتا نہیں
تو آتا ہے ہر شب مگر کیوں سامنے آتا نہیں ہے
واسطہ ہے تجھے میرے خواجہ ارشد میاں کا
ضیاء دے دے میری نظر کو کیوں سامنے آتا نہیں ہے
ارشدؔی بے موت ہی مر نہ جائے کہیں
تڑپتا ہے یاد میں تیری کیوں سامنے آتا نہیں ہے

ارشدؔی بلرامپوری

﴿یامرشد یامرشد﴾

یامرشد یا مرشد یا مرشد یا مرشد
نامِ مبارک ایسا ہے سارا عالَم شیدا ہے
میرا آقا مولیٰ ہے میرا دل یہ کہتا ہے
یامرشد یا مرشد یا مرشد یا مرشد
مسکن ہے سب کے دل میں ہرسو ہے جلوہ نما
پیارے نبی کا عاشق ہے وہ ہے محبوبِ خدا
یامرشد یا مرشد یا مرشد یا مرشد
پیر کی صورت پیر کی سیرت پیر کی عظمت پیر کی عزت
دل میں میرے بسی ہے اب تو میرے پیارے پیر کی الفت
یامرشد یا مرشد یا مرشد یا مرشد
نرالی انکی بات ہے پیارے پیاری انکی ذات ہے پیارے
انکا رتبہ کیا میں جانوں میری کیا اوقات ہے پیارے
یامرشد یا مرشد یا مرشد یا مرشد
جب سے دیکھا پیر کو میں نے انکا ثانی کوئی نہ پایا
ان کا جلوہ ایسا سمایا کوئی دوجا اور نہ بھایا
یامرشد یا مرشد یا مرشد یا مرشد
آس لگی ہے انکے در سے خیرات ملے گی انکے در سے
جو بھی مانگا میں نے پایا ہر چیز ملی ان کے در سے
یامرشد یا مرشد یا مرشد یا مرشد

منقبت

بد لی ہو ئی ہے جا ن بد لا ہوا ہے تن

مر شد پیا کا جب سے یہ ہو گیا وتن

اے زا ہد و نہ چھیڑو خیم ل یا ر میں ہو ں میں

ان کے کرم سے رو شن میرے دل کا ہے چمن

مر شد نے میر ے اس کشکو ل بھر دیا

تم تھے ہزار پھر بھی میں ہو گیا مگن

رو شن ہو ئے ہیں تن تیر ی نگا ہ سے دل

دل میں میرے ہے چمکی تیرے نور کی کیرن

ارشدؔی کو دو جہا ں میں خطر ہ نہیں رہا

جب سے بنا لیا ہے میں نے تجھے سجن

ارشدؔی بلرامپوری

منقبت

ہم بے کسو ں کے مر شد پیشوا تم ہی تو ہو
با غ ابو العلا ء کا گل ز یبا تم ہی تو ہو

کیا وصف ہو بیاں میرے پیر آ پکا
ما لک میر ی ز یست کے رہنما تم ہی تو ہو

لب پر ذکر آ پ کا لا کھو ں کے یا ولی
قلب جگر کے چین جو دو عطا تم ہی تو ہو

جس کی ضیاء سے ہو گئے رو شن ہزا روں دل
رو شن چرا غ عظمتی اے شہا تم ہی تو ہو

تم کو دیکنا اک نظر دیکھا نہ پھر کسے
وہ آ فتاب چشتیہ سرورا تم ہی تو ہو

کیوں کر سکو ن آ ئے چا ہو اگر نہ تم
ہو ش خرد کا جس پہ قبضہ تم ہی تو ہو

ارشدؔی نے واری جس پہ جا ن و جگر سبھی
وہ محبو ب بے مثا ل وما را تم ہی تو ہو

ارشدؔی بلرام پوری

منقبت

میرے ملک ریحان کا اعلیٰ مقام ہے
دربار ان کا دیکھو دار السلام ہے

سید ا لا نبیا ء کے نا ئب ہیں خا ص یہ
بگڑی بنا نا سب کی ان کا ہی کا م ہے

جا تا نہیں ہے خا لی درسے کو ئی سوا لی
بر سا ت رحمتوں کی ہر صبح و شا م ہے

قر با ن جان و تن ہیں شا ہ ریحا ں پہ میرے
میری زبا ں پہ ہر دم ان کا ہی نام ہے

سر کو جھکا دیا ہے ار شدؔی نے تیر ے در پر
میری ر ہبری تو کر دے تو ہی میرا اما م ہے

ارشدؔی بلرام پوری

منقبت

خواجہ پیا ہمارے اسلام کو بچاؤ
امداد کی گھڑی ہے امداد کو آؤ

ظلمتیں چا رسو ہیں ظالم ابھر رہے ہیں
مٹا ؤ انھیں مٹا ؤ خوا جہ پیا مٹاؤ

الزام ہیں لگائے اغیار دین کے
مسلماں کی لاج خواجہ سرکار اب بچا ؤ

ہر وقت ظا لمو ں کا پہرہ ہے چا ر سو
انھیں آ کے تم ہٹا ؤ انھیں آ کے تم ہٹا ؤ

ظلم و ستم یہ ہم پر کر تے ہیں مشر کین
ہمیں راستہ دیکھا ؤ ہمیں را ستہ دیکھا ؤ

خد مت کرو ں میں دین کی سنت بھی عا م ہو
میرا حو صلہ بڑھا ؤ میرا حو صلہ بڑھا ؤ

ارشدی تمہا را منگتا بھٹکے نہ میرے خوا جہ
اپنا اسے بنا ؤ اپنا اسے بنا ؤ

ارشدی بلرام پوری

منقبت

آمدِ مصطفیٰ جب جہاں میں ہوئی
روشنی روشنی دو جہاں میں ہوئی

سرنگوں ہوگئے سارے کعبہ کے بت
نعت گوئی زمیں آسماں میں ہوئی

روبرو آمنہ آگئیں آسیہ
وصلِ حوا جبھی اس مکاں میں ہوئی

سب سے اعلیٰ کیا رب نے محبوب کو
وصلِ محبوبِ حق لامکاں میں ہوئی

حورو غلماں بھی زیارت کو آنے لگے
آمدِ مصطفیٰ جس مکاں میں ہوئی

نوری آیا بشر جس کے صدقے ہیں سب
بارشِ نور زمین و زماں میں ہوئی

ارشدی کو مسرّت بہت آج ہے
آمدِ مصطفیٰ اِس جہاں میں ہوئی

ارشدی بلرامپوری

۸/ مارچ ۲۰۰۹ء

﴿منقبت﴾

بدلی ہوئی ہے جان بدلا ہوا ہے تن
مرشد پیا کا جب سے یہ ہوگیا وتن

اے زاہدو نہ چھیڑو خیالِ یار میں ہوں میں
ان کے کرم سے روشن میرے دل کا ہے چمن

مرشد نے میرے اس طرح کشکول بھر دیا
غم تھے ہزار پھر بھی میں ہوگیا مگن

روشن ہوئے ہیں تن من تیری نگاہ سے
دل میں میرے ہے چمکی تیرے نور کی کرن

ارشؔدی کو دوجہاں میں خطرہ نہیں رہا
جب سے بنالیا ہے میں نے تجھے سجن

ارشؔدی بلرامپوری

۲/ نومبر ۲۰۰۹ء

نعت

عشقِ آقا کو دل میں بسا لیجئے — اپنا سینہ مدینہ بنا لیجئے

جو بھی دیکھے کہے عاشق ہے یہی — اپنی سیرت کو ایسا بنا لیجئے

جب غموں سے کبھی تیرا پالا پڑے — نامِ آقا وسیلہ بنا لیجئے

ہے ستایا مجھے حاسدوں نے بہت — نورِ حق اب خبر مصطفیٰ لیجئے

آس در سے لگا کر بہت دن ہوئے — مجھ کو طیبہ میں آقا بلا لیجئے

جب ڈھونڈھیں سپاہی قیامت کے دن — نوری دامن میں آقا چھپا لیجئے

ارشدؔی کو ہے شاہی سے بڑھ کر یہی
خود کو آقا کا منگتا بنا لیجئے

ارشدؔی بلرامپوری

نعت

انوار محمد ﷺ سے ہر سمت اجالا ہے
پیارا ہے خدا جس کا محبوب نرالا ہے

ہر لب پہ وہی وہ ہیں ہر دل میں وہی وہ ہیں
سرکار کی عظمت کا عالم ہی نرالا ہے

ہر ہر ادا ان کی دیکھو تو نمازوں میں
نقل جو کرے ان کی اللہ کا پیارا ہے

وہ نورِ مجسّم ہیں محبوبِ خدا وہ ہیں
لاکھوں نے انہیں پاکر دل اپنا سنوارا ہے

نیّا بھنور میں میری جب جب پھنسی پکارا
کشتی لگی کنارے ملا تیرا سہارا ہے

ہر سمت جہالت کی ظلمت میں پھنسے تھے سب
دنیا کو گناہوں کی دَل دَل سے نکالا ہے

ملتی ہے بھیک در سے شاہوں کو گداؤں کو
ارشؔدی کو ملا جو کچھ تیرا اتارا ہے

ارشؔدی بلرامپوری

۲۰؍اگست ۲۰۰۹ء

﴿پیشوا تم ہی تو ہو﴾

ہم بے کسوں کے مرشد پیشوا تم ہی تو ہو
باغِ ابوالعلاء کا گلِ زیبا تم ہی تو ہو

کیا وصف ہو بیاں میرے پیر آپ کا
مالک میری زیست کے رہنما تم ہی تو ہو

لب پر ذکر آپ کا لاکھوں کے یا ولی
قلب و جگر کے چین جودو عطا تم ہی تو ہو

جس کی ضیاء سے ہوگئے روشن ہزاروں دل
روشن چراغِ عظمتی اے شہا تم ہی تو ہو

اک نظر تم کو دیکھا دیکھا نہ پھر کسے
وہ آفتابِ چشتیہ سرورا تم ہی تو ہو

کیوں کر سکون آئے چاہو اگر نہ تم
ہوش و خِرَد کا جس پہ قبضہ تم ہی تو ہو

ارشدؔی نے واری جس پہ جان و جگر سبھی
وہ محبوب بے مثال ہمارا تم ہی تو ہو

ارشدؔی بلرامپوری

۲۱ر اپریل ۲۰۰۹ء

سلطانِ کوکن حضرت سیدنا ملک ریحان شاہ وشال گڑھ علیہ الرحمہ

میرے ملک ریحاں کا اعلیٰ مقام ہے

دربار ان کا دیکھو دارالسلام ہے

سیّد الانبیاء کے نائب ہیں خاص یہ

بگڑی بنانا سب کی ان کا ہی کام ہے

جاتا نہیں ہے خالی در سے کوئی سوالی

برسات رحمتوں کی ہر صبح و شام ہے

قربان جان و تن ہیں شاہِ ریحاں پہ میرے

میری زباں پہ ہردم ان کا ہی نام ہے

سرکو جھکادیا ہے ارشدؔی نے تیرے در پر

میری رہبری تو کردے تو ہی میرا امام ہے

ارشدؔی بلرامپوری

۱۹/۱ اکتوبر ۲۰۰۸ء

منقبت

کیا بتاؤں اعلیٰ حضرت کیا ہے رتبہ آپ کا
سنیوں کا بچہ بچہ آج ہے شیدا آپ کا

بغداد اور اجمیر ہیں دونوں قبلہ آپ کے
ہے بریلی میں بنا پیارا روضہ آپ کا

مظہر نعمان ہیں اس زمانے میں حضور
چل رہا ہے دیکھئے پیارا سکہ آپ کا

عالم و حافظ ہو تم عارف کامل ہو تم
رد نہ کرپایا کوئی شاہا فتویٰ آپ کا

کانپتے ہیں نام سے بدعقیدہ یہ سبھی
موجزن ہے آج بھی علمی دریا آپ کا

دیکھئے کتنا حسیں ہے بریلی کا تاجور
ہے قبلۂ عالم بنا پیارا روضہ آپ کا

کیوں نہ ان کو دیکھ کر ارشدؔی عاشق ہوں سب
نور سے پرنور ہے پیارا مکھڑا آپ کا

ارشدؔی بلرامپوری

منقبت

مست کردیتی ہیں اشرف کی یادیں مجھ کو
دیکھ لوں جلوۂ زیبا وہ دیں آنکھیں مجھ کو

آپ کے ہی کرم پر ہے بھروسہ شاہا
نہ اوراد و وظائف نہ آتی ہیں نمازیں مجھ کو

یاد میں تیری کٹے زندگی میرے آقا
بعد مردن بھی قدموں میں سلالیں مجھ کو

فیض پاتا ہے زمانہ تمہارے در سے
بھیج دیں آج کی شب اپنی ہی عطائیں مجھ کو

صدقۂ حسنین اے میرے غوث العالم
شرف دیدار سے اک شب ہی نوازیں مجھ کو

قول حامد سے میرے دل میں ضیاء بڑھتی تھی
یاد رہ رہ کے آتی ہیں وہ باتیں مجھ کو

ارشدؔی بھی آپ کے منگتوں میں آگیا
دستِ سے میرے پیر سنواریں مجھ کو

ارشدؔی بلرامپوری

منقبت

نگاہِ لطف و کرم اک بار ہوجائے
شۂ اشرف تیرا دیدار ہوجائے

لحد میں بھی مدد اپنوں کی کرتے ہیں حضور
جس کے دل میں بھی ذرا پیار ہوائے

گر وقت نزع آپ سر بالی ہوں
پھر تو بندہ تیرا سرشار ہوجائے

ناز تم پر ہے بہت در کے منگتوں کو شہا
کیجئے ایسی عطا با وقار ہوجائے

صدقۂ حامد اسے کردیں عطا آکر
گر قبول ارشدی آبشار ہوجائے

ارشدی بلرامپوری

سلام

پیارے نبی ہمارے ہمارا سلام لو
کہتے گدا تمہارے ہمارا سلام لو

جاؤ اے حاجیو تم مبارک ہو یہ سفر
آقا سے جا کے کہنا ہمارا سلام لو

تم کو خدا نے لا مکاں مہمان بنایا
اپنے خدا کے پیارے ہمارا سلام لو

تابع ہیں آپ کے سب جن و بشر ملائک
نوری ہو نور والے ہمارا سلام لو

طیبہ کے مکیں ہو عرش کے مسند نشیں ہو
اے عزوشان والے ہمارا سلام لو

پاتے ہیں بھیک در سے اپنے ہوں یا پرائے
صدقہ لٹانے والے ہمارا سلام لو

ہے ارشدی تمہارا غیروں سے کیا کہے
بندہ کسے پکارے ہمارا سلام لو

ارشدی بلرامپوری